نو ترمیم

اُردو کی پہلی کتاب

پہلی جماعت کے لیے



شیخ غلام علی اینڈ سنز، ایجوکیشنل پبلشرز، لاہور، حیدرآباد، کراچی

تیار کردہ ویسٹ پاکستان ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور و منظور شدہ محکمۂ تعلیم، مغربی پاکستان، لاہور بطور سول ٹیکسٹ بک برائے مدارس لاہور، ملتان، بہاولپور، سرگودھا، راولپنڈی ڈویژنز و کوئٹہ ریجن بموجب سرکلر نمبر 24/63-20 (S)-O-S- مورخہ ۲۹ فروری 1964ء

مُصنّفین :

صُوفی غُلام مُصطفٰے تبسّم۔ پی۔ای۔ایس (ریٹائرڈ)

مِرزا مقبول بیگ بدخشانی۔ ڈبلیو۔پی۔ای۔ایس (ریٹائرڈ)

بشیر حسین ضیائی۔ پی۔ای۔ایس (ریٹائرڈ)

صادق علی دِلاوری۔ ڈبلیو۔پی۔ای۔ایس

نظرِ ثانی :

ایم عبد الحق۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کارپوریشن پرائمری سکول لاہور

مسز زہرہ مُبارک

ملک غلام محمّد۔ ہیڈ ماسٹر نارمل سکول لائل پور

اشاعت	تاریخ طباعت	تعداد	قیمت
دوم	مارچ ۱۹۷۰ء	ایک لاکھ	۱۹ پیسے

طابع : شیخ نیاز احمد

مطبع : علمی پرنٹنگ پریس ۔ لاہور

دُعا

اے اللہ تُو پیارا سب کا
پیارا سب کا سہارا سب کا
دِن کا مالک، رات کا مالک
دُنیا کی ہر بات کا مالک
تُو ہی مینہ برسانے والا
خُوب اناج اُگانے والا
سُورج چاند ستارے تیرے
بندے ہیں ہم سارے تیرے
ہم سب کو تُو نیک بنا دے
سب کے دِل کو ایک بنا دے

ہمارا خُدا

یہ آسمان کِس نے بنایا ہے - یہ
زمین کِس نے بنائی ہے - آسمان کو
خُدا نے بنایا - زمین کو بھی خُدا نے
بنایا - چاند اور سِتارے اُس نے بنائے -
پہاڑ اور دریا بھی اُس نے بنائے -
اُس نے باغ اور پیڑ بنائے - باغوں
میں پھول کِھلائے - پیڑوں پر پھل
لگائے - اُس نے ہمیں آنکھیں دِیں
ہم اُن سے دیکھتے ہیں - اُس نے

ہمیں کان دِیے۔ ہم اُن سے سُنتے ہیں۔ اُس نے ہمیں ہاتھ دِیے۔ ہم اُن سے کام کرتے ہیں۔ ہمیں سب کچُھ خُدا نے دِیا ہے۔ ہم سب کو خُدا نے بنایا ہے۔ وُہ ہمارا تمُھارا خُدا ہے۔ وُہ آسمان کا مالِک ہے۔ وُہ زمین کا بھی مالِک ہے۔ وُہ ساری دُنیا کا مالِک ہے۔

خوش خط لکھو:

ہمیں سب کچُھ خُدا نے دِیا ہے

سُورَج نِکلا

صُبح ہُوئی ۔ سُورَج نِکلا ۔ اُس کی
ایک کِرن پھُول پر پڑی ۔ پھُول نے



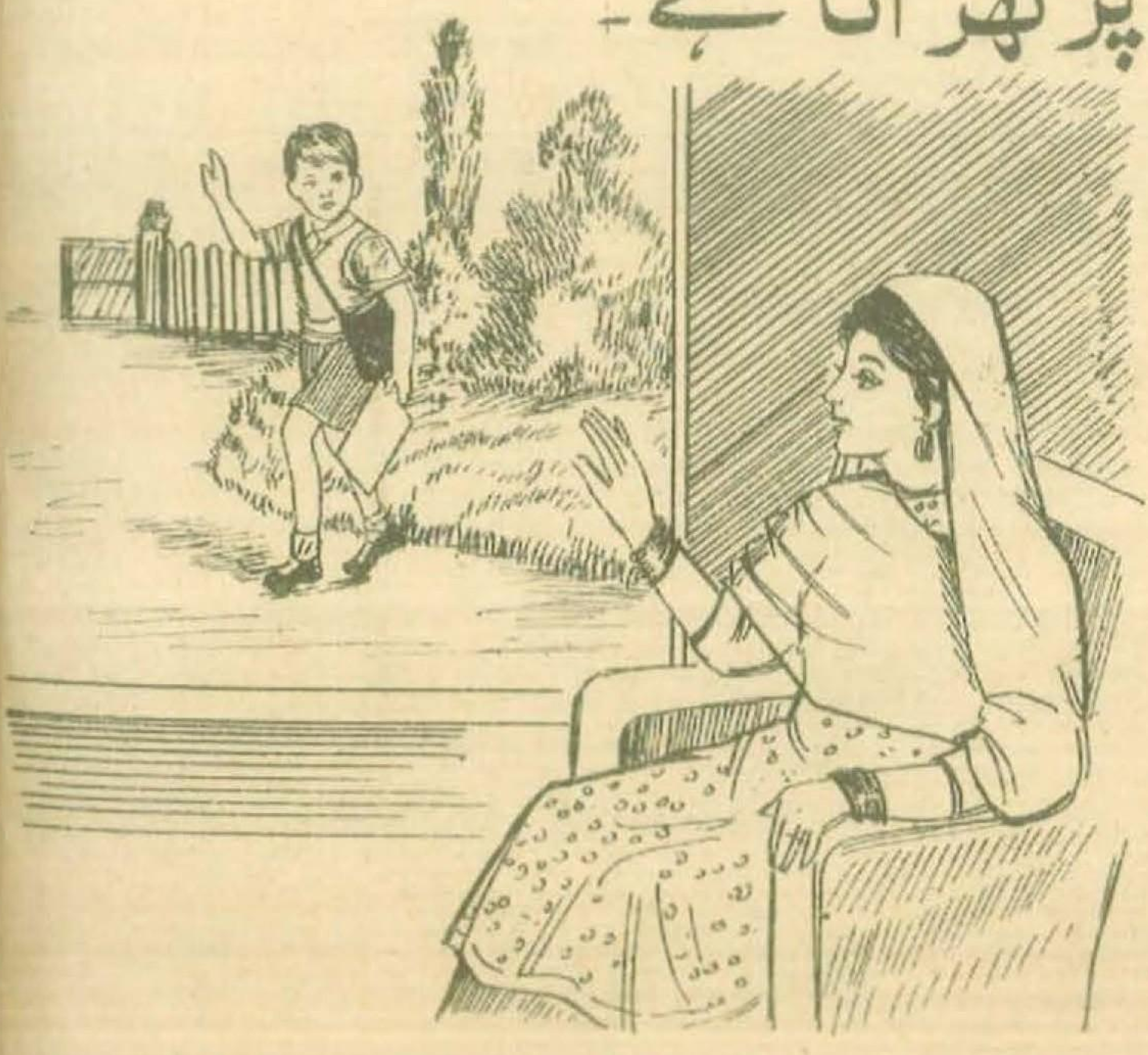
آنکھ کھولی ۔ اُس
کی دُوسری کِرَن
پتّوں پر پڑی ۔ پتّے
چمکنے لگے ۔ اُس کی
ایک کِرن چڑیا پر پڑی ۔ چڑیا نے
آنکھ کھولی اور ہوا میں اُڑنے لگی ۔
اُس کے پر ہوا میں چمکنے لگے ۔ سُورج



کی ایک کِرن گائے
پر پڑی۔ گائے نے
دارا کو آواز دی۔
دارا آیا۔ اُس نے گائے کو چارا دیا۔
دارا گائے کے بچّے کو لایا۔ بچّہ
بھاگا بھاگا آیا۔ بچّے نے دُودھ پیا،
گائے نے دُودھ دیا۔


دارا کو امّاں نے آواز دی۔ دارا
بھاگا بھاگا گیا۔ دادا جان کو سلام
کیا۔ دادی جان کو سلام کیا۔ ہاتھ
مُنّہ دھویا۔ ہاتھ مُنّہ دھو کر کپڑے

پہنے۔ امّی نے ناشتا تیّار کیا۔ دارا
نے ناشتا کیا۔ کپڑے پہن کر تیّار
ہوگیا۔ دارا بہت اچّھا بچّہ ہے۔
وقت پر مدرسے جاتا ہے۔ وقت
پر گھر آتا ہے۔



آؤ کھیل جمائیں

آؤ آؤ کھیل جمائیں
آؤ آؤ کھیل جمائیں
ہاتھ مِلائیں گھیرا باندھیں
گھیرا باندھیں کُودیں پھاندیں
کُودیں پھاندیں چکّر کھائیں
چکّر کھائیں دائیں بائیں
دائیں بائیں آئیں جائیں
آئیں جائیں گانا گائیں
گانا گائیں جی بہلائیں



جی بہلائیں خُوش ہو جائیں

خُوش ہو جائیں دِل سے کھیلیں

دِل سے کھیلیں مِل کے کھیلیں

مِل کے کھیلیں ہو نہ لڑائی

ہو نہ لڑائی پیارے بھائی

پیارے بھائی کھیل چُکیں جب

کھیل چُکیں جب خُوب پڑھیں تب

آؤ آؤ کھیل جمائیں

ہاتھ مِلائیں چکّر کھائیں

خُوش خط لِکھو:

ہو نہ لڑائی پیارے بھائی

کوثر کا گھر



یہ کوثر کا گھر ہے۔ آؤ دیکھیں کوثر
کیا کر رہی ہے۔ وُہ دیکھو کوثر کرُسی
پر بیٹھی ہُوئی ہے۔ وُہ کِتاب پڑھ
رہی ہے۔ اپنا سبق یاد کر رہی ہے۔

یہ سبق کوثر نے آج ہی پڑھا ہے۔کوثر
کا کمرہ دیکھو کِتنا صاف سُتھرا ہے۔
ہر چیز اپنی اپنی جگہ پر ہے۔
ایک طرف میز ہے۔ دُوسری طرف
الماری ہے۔ میز پر کِتابیں رکھّی ہیں۔
الماری میں کپڑے رکھّے ہیں۔
کوثر بڑی اچّھی لڑکی ہے۔ وُہ جی
لگا کر کام کرتی ہے۔گھر کی صفائی کرتی
ہے۔سب چیزوں کو اپنی اپنی جگہ
پر رکھتی ہے۔کوثر کو سب پیار کرتے
ہیں۔ اُس کو سب اچّھا جانتے ہیں۔

کُکڑُوں کُوں



ہم نے اُٹھ کر دڑبا کھولا
مُرغا نِکل کر تن کر بولا
کُکڑُوں کُوں
کُکڑُوں کُوں، بھئی کُکڑُوں کُوں
ہم نے صُبح نِہاری کھائی

مُرغے نے آواز لگائی

گُکڑُوں کُوں،
گُکڑُوں کُوں، بھئی گُکڑُوں کُوں
ہم سے لے کر روٹی کھا لی
لیکن پھر آواز نِکالی
گُکڑُوں کُوں،
گُکڑُوں کُوں، بھئی گُکڑُوں کُوں
ہم نے لِیا اسکول کا رستہ
رہ گیا وُہ آوازے کستا
گُکڑُوں کُوں،
گُکڑُوں کُوں، بھئی گُکڑُوں کُوں

ڈاکِیا

وُہ دیکھو! ڈاکِیا ہے۔ ڈاک خانے سے ڈاک لے کر آیا ہے۔ اُس نے زاہِد کو آواز دی۔ زاہِد بڑے شوق سے دَوڑتا ہُوا آیا۔ ڈاکیے سے اپنا خط لے آیا۔



عارف، زاہِد کا بھائی ہے۔ وُہ گاؤں گیا ہُوا ہے۔ یہ خط اُسی نے

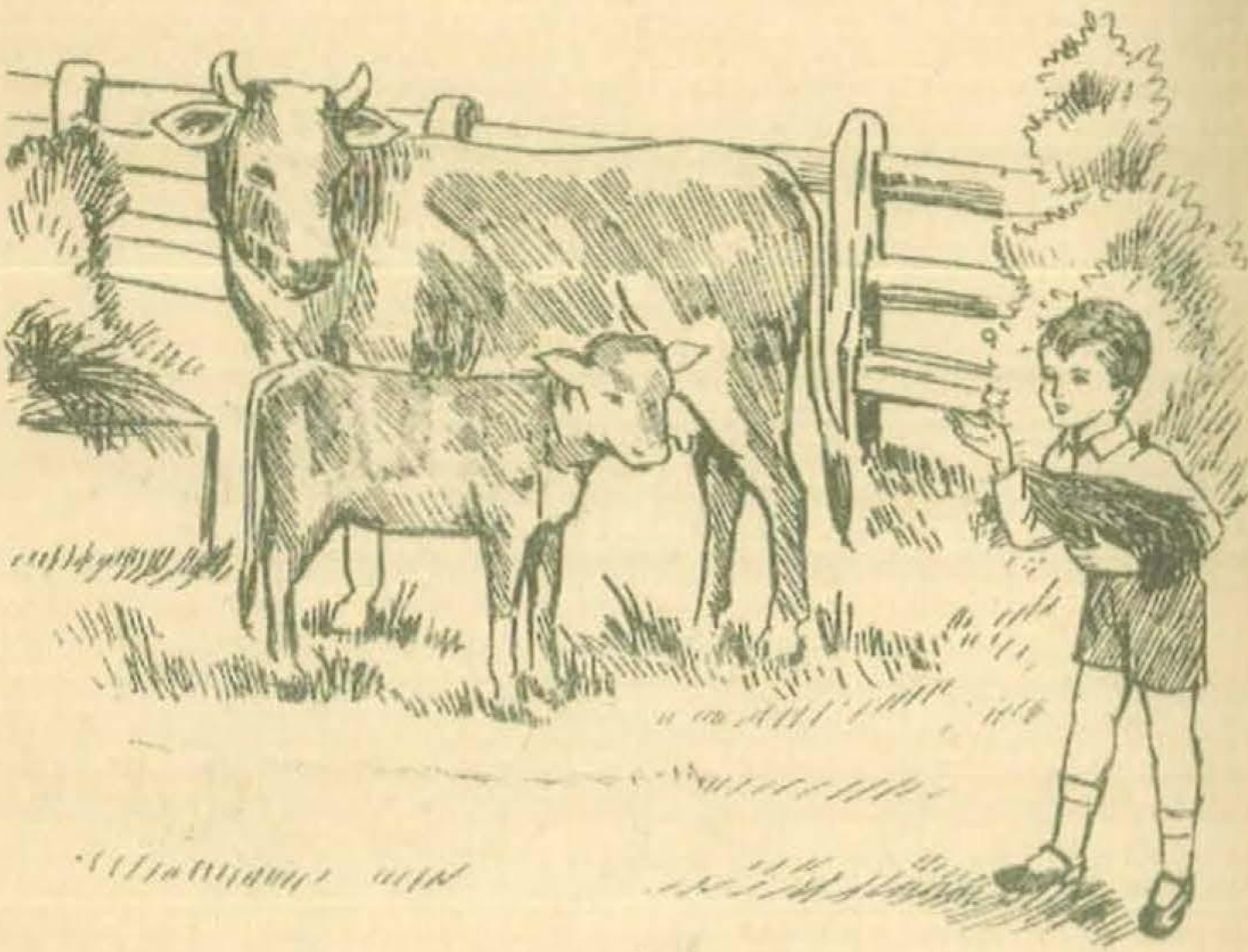
بھیجا ہے۔ اُس نے لِکھا ہے، "مَیں
پانچ سات روز میں آجاؤں گا۔
فِکر نہ کرنا۔"

عارف نے اپنے ابّا اور اپنی امّی
کو سلام لِکھا ہے۔ زاہد یہ خط
اُنھیں دِکھائے گا۔ وُہ خط پڑھیں گے
اور خُوش ہوں گے۔



گائے

پرویز اپنے ابّا کے ساتھ سَیر کو
گیا۔ وہاں اُس نے ایک گائے دیکھی۔
گائے کھیت میں چر رہی تھی۔
کھیت میں ہری ہری گھاس تھی۔
گائے گھاس کھا رہی تھی۔ پرویز
نے ابّا سے کہا۔ ابّا مُجھے ایک گائے
لا دو۔ ابّا نے اُسے ایک گائے لا
دی۔ وُہ گائے موٹی تازی تھی۔ اُس
کے ساتھ ایک بچّہ بھی تھا۔ وُہ بہت



سا دُودھ دیتی تھی۔

پرویز کو اپنی گائے بہت پیاری
تھی۔ اُسے ہری گھاس کھلاتا تھا۔
پانی پلاتا تھا۔ وُہ بھی خُوب دُودھ
دیتی تھی۔ پرویز کی ماں دُودھ سے
دہی بناتی۔ دہی سے مکھّن نِکالتی۔

مکھّن سے گھی بناتی۔

ایک دِن اُس کی ماں نے دُو
سے کِھیر پکائی۔ کِھیر بہت اچّھی تھ
پرویز نے کھائی۔ اُس کے بھائی
کھائی۔ سب نے مِل جُل کر کھائ
سب کِھیر کھاتے تھے اور مِل ک
گاتے تھے۔

رب کا شُکر ادا کر بھائی
جس نے ہماری گائے بنائی

خُوش خط لِکھو:

اُس کی ماں نے دُودھ سے کِھیر پکائی

مُنّی کی بکری

مُنّی کی بکری کھوئی کہیں ہے

کھوئی کہیں ہے

اس دُکھ میں مُنّی سوئی نہیں ہے

سوئی نہیں ہے

کرتے ہیں مَیں مَیں بکری کے بچّے

بکری کے بچّے

کل شام سے یہ دونوں ہیں بُھوکے

دونوں ہیں بُھوکے

مُنّی کا بھائی جنگل میں پہنچا

جنگل میں پہنچ

جنگل میں پھر کر بکری کو دیکھا

بکری کو دیکھ

دریا کنارے بکری کو پایا

بکری کو پای

اُس کو پکڑ کر ساتھ اپنے لایا

ساتھ اپنے لای

بکری ہُوئی خُوش گھر اپنے آکر

گھر اپنے آکر

مُنّی ہُوئی خُوش بکری کو پاکر

بکری کو پاک

اچّھی لڑکی

راحت انور کی بہن ہے۔ یہ انور
کی چھوٹی بہن ہے۔ انور اور یہ
دونوں ایک ہی مدرسے میں پڑھتے
ہیں۔ انور جی لگا کر پڑھتا ہے۔
راحت بھی خُوب جی لگا کر پڑھتی ہے۔
راحت کی سہیلی پروین ہے۔ وُہ
ساتھ کے مکان میں رہتی ہے۔ دونوں
ایک دُوسرے سے پیار کرتی ہیں۔ کبھی
راحت پروین کے گھر جاتی ہے۔ کبھی

وُہ اُس کے گھر آتی ہے۔

دونوں مِل کر مدرسے کا کام کرتی ہیں۔ پڑھا ہُوا سبق دُہراتی ہیں۔ نیا سبق ایک بار دیکھ لیتی ہیں۔ تاکہ دُوسرے دِن پڑھنے میں آسانی ہو۔

راحت گھر کا کام بھی کرسکتی ہے۔ گھر کا کام زِیادہ ہو تو ماں کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ فرُصت کے وقت ماں سے سِینا پرونا بھی سِیکھتی ہے۔ ماں باپ راحت سے خُوش ہیں۔

ماں باپ کا کہا مانو

ہا ماں باپ کا مانو
کہیں جو اُس کو سچ جانو
رو ماں باپ کی عِزّت
کہ ہیں وُہ سایۂ رحمت
ُمھارے چاہنے والے
وُہی تو ہیں دِل وجاں سے
ہن بھائی کو بھی چاہو
کبھی اُن سے نہ جھگڑا ہو
و تُم کھاؤ اُنہیں بھی دو
جو وُہ دے دیں اُسے لے لو

اچّھا لڑکا

امجد مدرسے سے گھر جا رہا تھا۔ راستے میں ایک بُڑھیا کو دیکھا۔ بُڑھیا سڑک کے کِنارے کھڑی تھی۔ وُہ اندھی تھی۔ بُڑھیا کہہ رہی تھی۔ بیٹا! مُجھے سڑک پار کرا دو۔ امجد بُڑھیا کے پاس گیا۔ اُس نے بُڑھیا کا ہاتھ پکڑا اور اُسے سڑک کے پار لے گیا۔

امجد نے بُڑھیا سے پُوچھا۔ امّاں! آپ کہاں رہتی ہیں؟ بُڑھیا بولی۔

بیٹا! سڑک کے پار میرا گھر ہے۔
مَیں وہاں جاؤُں گی۔

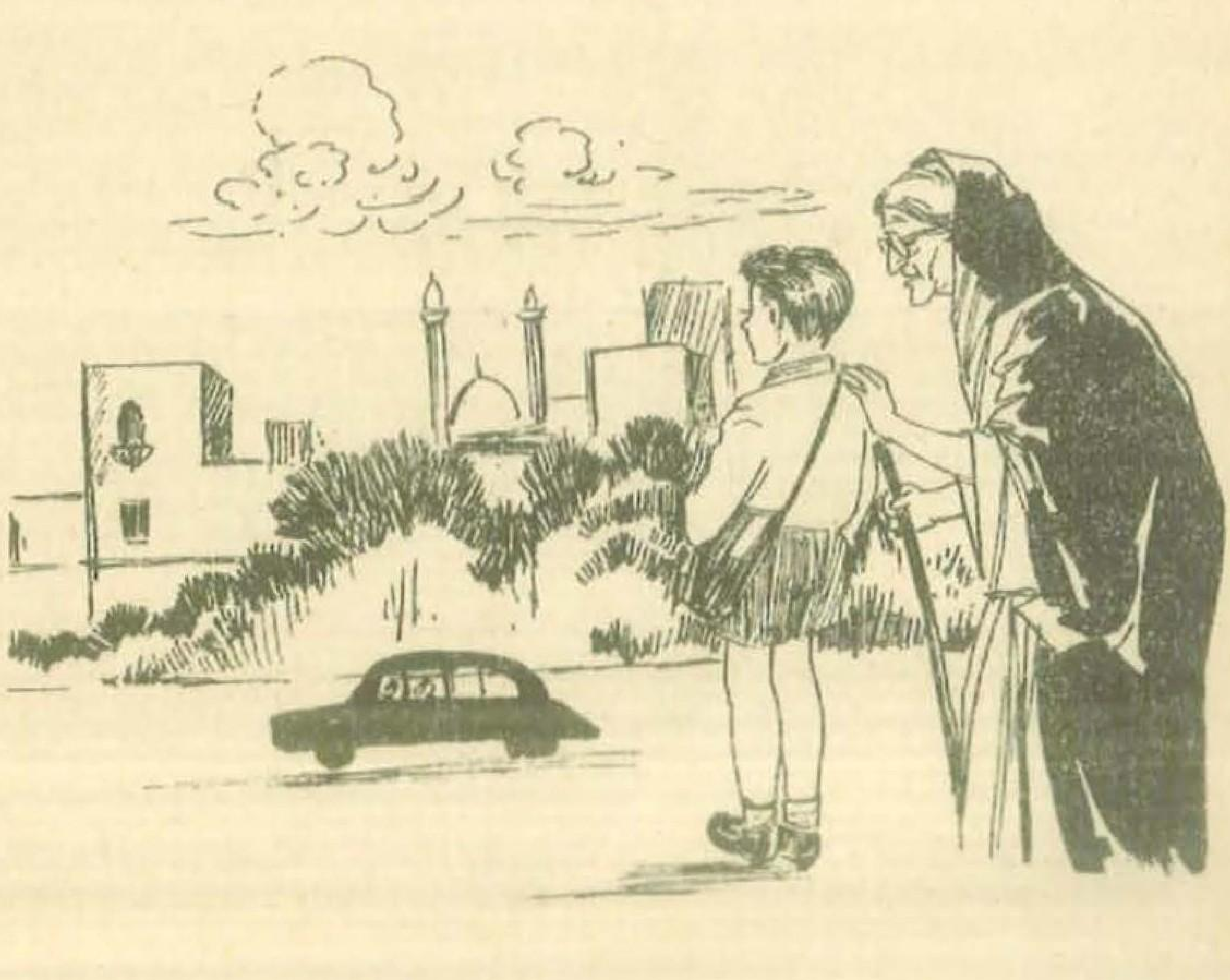
امجد نے بُڑھیا کو اُس کے گھر
پہنچا دیا۔ بُڑھیا بہت خُوش ہُوئی۔
اُس نے امجد کو پیار کیا اور دُعائیں
دیں۔

"بیٹا جِیتے رہو۔ خُوش رہو۔ عِلم
کی دولت حاصل کرو۔"

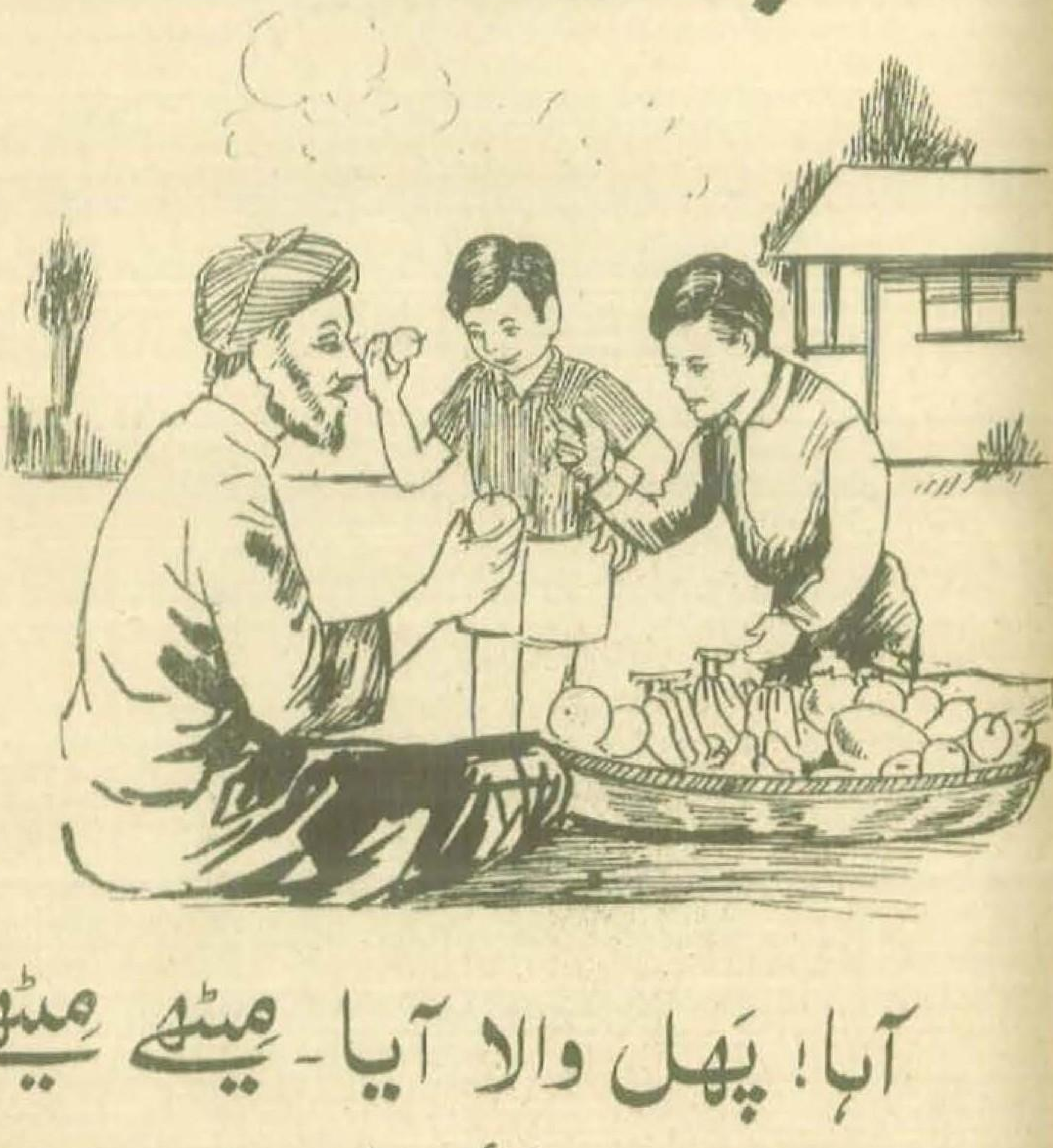
امجد گھر گیا۔ اُس نے اپنی امّی
اور ابّا کو یہ بات سُنائی۔ وہ بہت
خُوش ہُوئے۔ اُنھوں نے امجد کو بہت

پیار کیا اور کہا: شاباش بیٹا! اچّھے بچّے ہمیشہ دُوسروں کے کام آتے ہیں ۔

ہیں لوگ وُہی جہاں میں اچّھے
آتے ہیں جو کام دُوسروں کے



پَھل والا



آہا! پَھل والا آیا۔ مِیٹھے مِیٹھے
پَھل لایا۔ آؤ بھائی جان! اس سے
اَنگُور خریدیں۔ نہیں ہم آج انگُور

نہیں کھائیں گے۔ ہم تو آج سیب
کھائیں گے۔ اچّھا بھائی جان! ہم
بھی سیب ہی کھا لیں گے۔ کوثر کے
لِیے اَمرُود لے لیں۔ ہاں لے لو۔
وُہ اَمرُود کھا کر خُوش ہو گی۔

اچّھا امّی کے لِیے کیا خریدیں۔
امّی کے لِیے انار خرید لیں اور
ابّا جان کے لِیے دو چار آڑُو لے
لیں۔

خُوش خط لِکھو:

وُہ اَمرُود کھا کر خُوش ہو گی۔

بہن بھائی

سلیم مدرسے سے گھر آیا۔
آتے ہی اپنی چھوٹی بہن کو گلے
سے لگا لیا۔ سلیم کی بہن کا نام
مُنیرہ ہے۔ وُہ پیار سے اُسے مُنّی
کہتا ہے۔

مُنّی بھی سلیم کو بہت پیار
کرتی ہے۔ جب وُہ پڑھنے جاتا
ہے، یہ اُس کی راہ دیکھتی رہتی
ہے۔ جب وُہ پڑھ کر واپس آتا

ہے، یہ دَوڑ کر اُس سے لِپٹ جاتی
ہے۔

سلیم جس دِن اپنے ابّا جان
کے ساتھ بازار جاتا ہے، اپنی بہن
کے لِیے کچُھ نہ کچُھ ضرور لاتا ہے۔
مُنّی اُسے دیکھ کر بہت خُوش ہوتی
ہے۔ اپنے بھائی کا کام دَوڑ دَوڑ کر
کرتی ہے۔

اِن میں سے کسی کو بھی کوئی
چیز مِلے، آپس میں بانٹ لیتے
ہیں۔ دونوں ہر روز ساتھ بَیٹھ کر

کھانا کھاتے ہیں۔ جب سِلیم اپنا
سبق یاد کرتا ہے، مُنّی چُپ چاپ
اُس کے پاس بیٹھی رہتی ہے۔ وُہ
پڑھ چُکتا ہے تو دونوں مِل کر کھیلتے
ہیں۔ امّی اور ابّا اُنھیں دیکھ کر خُوش
ہوتے ہیں۔



کالے بادل

کالے بادَل آئیں گے
آ کر مینہ برسائیں گے
مینہ میں لوگ نہائیں گے
کالے بادَل آئیں گے

گرج گرج کر آئیں گے
بجلی کو چمکائیں گے
ہم بھی شور مچائیں گے
کالے بادَل آئیں گے

مینہ برسے گا ٹپ ٹپ
ڈھول بجے گا ڈھپ ڈھپ
ہم ناچیں گے، گائیں گے
کالے بادَل آئیں

بُلبُل گانا گائے گی
کوئِل راگ سُنائے گی
مَینڈک بھی ٹرّائیں گے
کالے بادَل آئیں

خُوش خط لِکھو:

مینہ میں لوگ نہائیں

میری گُڑیا

یہ میری گُڑیا ہے۔ یہ میر
پیاری گُڑیا ہے۔ مَیں اِسے بہت پی
کرتی ہُوں۔ اچھّے کپڑے پہناتی ہُو
یہ اچھّے کپڑے پہن کر خُوش ہو
ہے۔ مَیں بھی خُوش ہوتی ہُوں۔

مَیں اپنی گُڑیا کو
کھٹولی پر لِٹاتی ہوں۔
اس کی کھٹولی میری
چارپائی کے پاس





ہوتی ہے۔

گُڑیا دِن بھر

کھیلتی رہتی ہے۔

جب یہ اُداس ہو جاتی ہے تو مَیں

اِسے گود میں اُٹھا لیتی ہُوں۔

مَیں نے اِس کے لِیے نئے ریشمی

کپڑے بنوائے ہیں۔ آج اِس کے پہلے

کپڑے اُتار کر نئے کپڑے پہناؤں گی۔

گُڑیا نئے کپڑے پہن کر ضرُور خُوش

ہو گی۔

مانو اور موتی



نصیر اور جمیل دونوں دوست تھے۔
نصیر کا ایک کُتّا تھا۔ اُس کا نام موتی
تھا۔ جمیل کی ایک بِلّی تھی۔ اُس کا نام
مانو تھا۔ موتی کا رنگ کالا تھا۔

مانو کا رنگ سف

نصیر جمیل کے گھ

کے ساتھ جمیل

میں تھی۔ مانو

وُہ کہنے لگی تُم

لگا۔ وُہ کُود کر

مانو کہنے لگی تُم

ہے۔ موتی بولا

ہے۔ مانو بولی

کیوں ہے۔ وُہ

کیوں ہے۔ موتی

مانو نے پنجے نِکالے۔ اِس پر نصیر
نے مانو کے سر پر ہاتھ پھیرا اور
بولا مانو بڑی اچّھی بِلّی ہے۔ جمیل
نے موتی کے سر پر ہاتھ پھیرا اور بولا
موتی بڑا اچّھا کُتّا ہے۔ اب دونوں میں
دوستی ہو گئی۔

مانو بولی میرا نام مانو ہے۔ موتی
کہنے لگا میرا نام موتی ہے۔

مانو کہنے لگی تمُھارا نام بہت
اچّھا ہے۔ تمُھاری دُم بھی بہت
اچّھی ہے۔

موتی بولا تمھارا نام بھی اچّھا

ہے۔ تمُھاری دُم بھی بہت اچّھی

ہے۔ تمُھاری دُم بڑی ہے۔ میری

م چھوٹی ہے۔

موتی بولا تم میرے گھر آنا، مَیں

مھیں بوٹی دُوں گا۔

مانو بولی تمُ بھی آنا۔ مَیں تمُھیں

روٹی دُوں گی۔

خُوش خط لِکھو:

دونوں میں دوستی ہو گئی۔

ایک بچّے کی عِید

عِید کا دِن تھا۔ مدینے کے لوگ عِید منا رہے تھے۔ اچّھے اچّھے کپڑے پہن رہے تھے۔ اچّھے اچّھے کھانے کھا رہے تھے۔ پاک صاف ہو کر نماز پڑھنے جا رہے تھے۔

نماز ختم ہُوئی تو سب لوگ واپس آئے۔ خُدا کے رسول ﷺ بھی واپس آئے۔ راستے میں بچّے کھیل رہے تھے۔ کوئی گا رہا تھا۔ کوئی اُچھل کُود رہا

تھا۔ مگر ایک بچّہ
کے کپڑے پُرانے
سے ٹپ ٹپ آنسو
نے اُس کے سر
بیٹا کیوں رو ر
وُہ زور زو
نے اُس کے سر
بیٹا بتاؤ کیا بات
میرے باپ نے
سے جنگ کی۔
گیا۔ آج عید

اچّھے اچّھے کپڑے پہنے ہُوئے ہیں۔ اچّھے اچّھے کھانے کھا رہے ہیں۔ میرے لیے نہ تو اچّھے کپڑے ہیں، نہ اچّھے کھانے۔

یہ سُن کر آپؐ کی آنکھوں میں آنسُو آ گئے۔ آپؐ نے کہا۔ بیٹا جب مَیں چھوٹا سا تھا، تو میرے بھی ماں باپ نہیں تھے۔ اِس پر بچّے نے سر اُٹھایا اور آپؐ کو دیکھنے لگا۔ آپؐ نے کہا آؤ آج سے مَیں تُمھارا باپ ہُوں۔

آپؐ اُسے گھر لے گئے۔ اُس کو اچّھے اچّھے کھانے کھلائے۔ اچّھے اچّھے کپڑے پہنائے۔

جب وُہ باہر گیا تو بچّے کہنے لگے۔ یہ کپڑے کہاں سے لائے ہو۔

وُہ بولا اپنے ابّا سے لایا ہُوں۔

لڑکوں نے پُوچھا تُمھارے ابّا کون ہیں۔

وُہ کہنے لگا میرے ابّا خُدا کے رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔



تارے

رات آئی اور جاگے تارے

ننھے ننّھے، چھوٹے چھوٹے

گول گول اور موٹے موٹے

آ بیٹھے ہیں مل کر سارے

رات آئی اور جاگے تارے

دیکھو کیسے چمک رہے ہیں

جیسے موتی دمک رہے ہیں

کِتنے اچّھے، کِتنے پیارے
رات آئی اور جاگے تارے

چار نہیں ہیں، آٹھ نہیں ہیں
بِیس نہیں ہیں، ساٹھ نہیں ہیں
لاکھوں ہیں یہ دوست ہمارے
رات آئی اور جاگے تارے

لاکھ پُکارو، لاکھ بُلاؤ
لاکھ کہو تُم آؤ! آؤ!
کبھی نہ آئیں پاس تمھارے
رات آئی اور جاگے تارے

ہمیشہ سچ بولو

عذرا کمرے میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔ پڑھتے پڑھتے اُسے پیاس لگی۔ اُس نے اُٹھ کر پانی پیا۔ پانی پی کر خالی گلاس انگیٹھی پر رکھنے لگی تھی کہ وُہ ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گرا اور چُور چُور ہو گیا۔

عذرا سہمی ہُوئی ماں کے پاس آئی اور کہا۔ "امّی جان! شیشے کا گلاس میرے ہاتھ سے چھُوٹ کر گر پڑا اور ٹُوٹ گیا۔ آپ نوکر سے پُوچھ گچھ نہ

کریں۔ یہ میری غلطی سے ٹو

عذرا کی ماں خُوش ہو

بولی "۔ بیٹا! بہت اچّھا کیا تم

بتا دِیا۔ ورنہ مَیں سوچتی

نے توڑا ہے اور مَیں اُس

ناراض ہوتی۔

عذرا کی ماں نے یہ بات

ابّا جان سے بھی کہی۔ وُہ

خُوش ہُوئے۔

خُوش خط لِکھو:

گلاس گِر کر چُور چُور

تیرا شُکر ہے

ی بخشی مُجھے
ستی بھی مُجھے
اللہ تیرا شُکر ہے

و ابّا جان ہیں
قُربان ہیں
اللہ تیرا شُکر ہے

اُستاد ہیں
سب یاد ہیں
اللہ تیرا شُکر ہے

ہے یہ سبق
ھا اِک ورق

اللہ تیرا شُکر ہے

اِس سے ترقّی پاؤں گا
اب دُوسری میں جاؤں گا
اللہ تیرا شُکر ہے

ہے اور یہ بخشش تِری
توفیق نیکی کی بھی دی
اللہ تیرا شُکر ہے

ماں باپ کی خدمت کرُوں
اُستاد کی عزّت کرُوں
اللہ تیرا شُکر ہے

جو شُکر کرتا ہے تِرا
دیتا ہے تُو اس کو سِوا
اللہ تیرا شُکر ہے

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالیشان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد
پاک سرزمین کا نظام قوّتِ اخوّتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد
پرچم ستارہٴ و ہلال رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ اِستقبال
سایہٴ خدائے ذوالجلال